کیا گلاب کا پھول حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

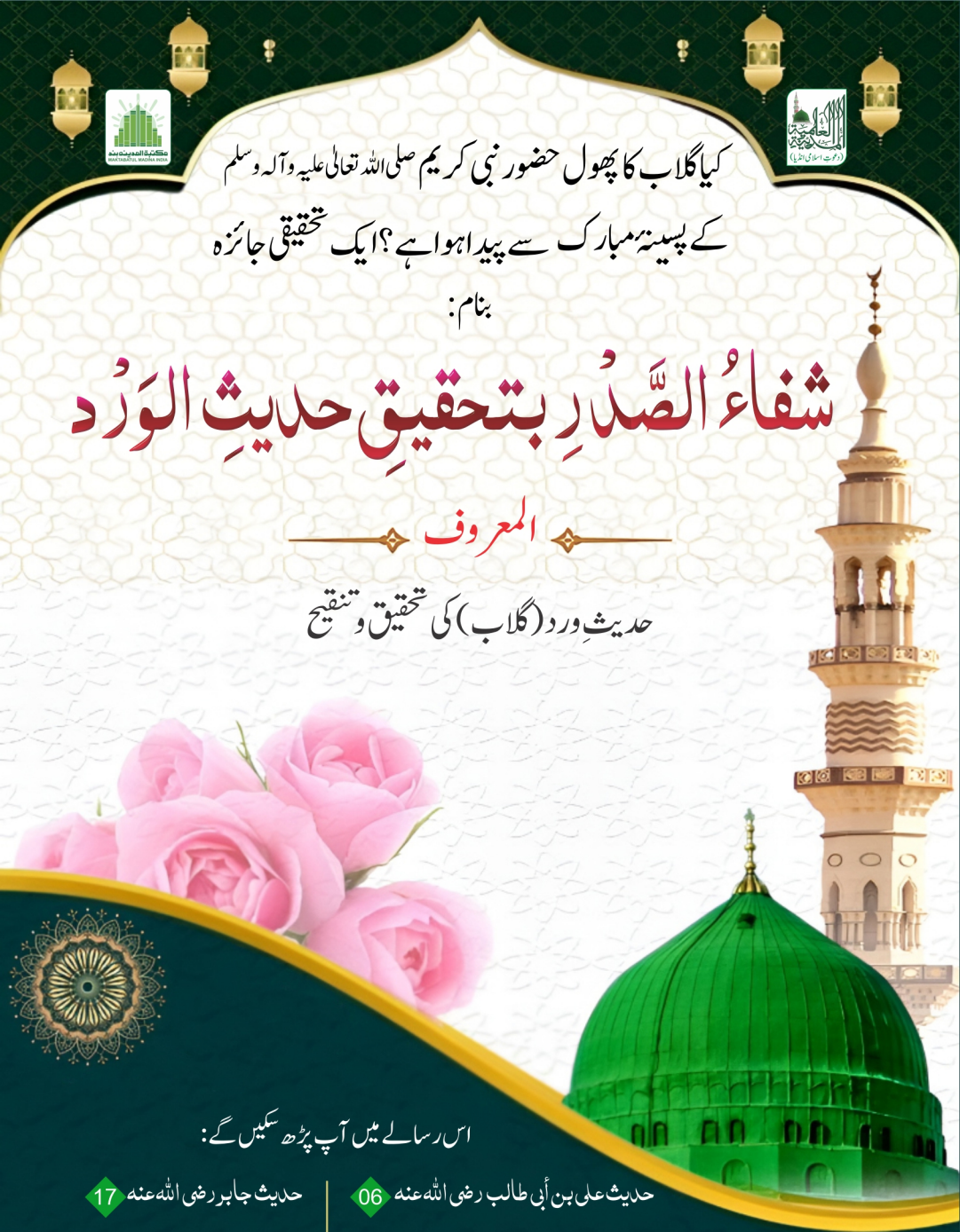
کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوا ہے؟ ایک تحقیقی جائزہ

بنام:

شفاءُ الصَّدْرِ بتحقیقِ حدیثِ الوَرْد

المعروف

حدیثِ ورد (گلاب) کی تحقیق و تنقیح



اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے:

حدیث علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ	06	حدیث جابر رضی اللہ عنہ	17
حدیث أنس رضی اللہ عنہ	10	أقوال الأئمة	20
حدیث عائشة رضی اللہ عنہا	17	نتیجة البحث	28

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی-ہند)

DAWATEISLAMI INDIA

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : شفاءُ الصَّدْرِ بتحقیقِ حدیثِ الوَرْد

تحقیق : مولانا افضل حسین عطاری مدنی

تصحیح : مولانا محمد عاصم عطاری مدنی

اشاعت اوّل: نومبر 2026 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مرکز خدمۃ الحدیث و علومہ (المدینۃُ العلمیہ دعوتِ اسلامی انڈیا)

www.dawateislamiindia.org

فہرست

کتاب پڑھنے کی دُعا 1

پیش لفظ 3

کیا گلاب کا پھول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا ہے؟ ایک تحقیقی جائزہ 5

أسانيد 5

حديث علي بن أبي طالب رضي الله عنه 6

حديث أنس رضي الله تعالى عنه 10

الطريق الأول 10

الطريق الثاني 12

حديث عائشة رضي الله تعالى عنها 17

حديث جابر رضي الله تعالى عنه 17

أقوال الأئمة 20

نتيجة البحث 28

مآخذ و مراجع 29

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

علمِ حدیث وہ عظیم الشان علم ہے جس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف منسوب اقوال، افعال اور احوال کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے، اور صحیح و سقیم، مقبول و مردود اور ثابت و غیر ثابت روایات کے درمیان امتیاز قائم کیا جاتا ہے۔ اسی علم کی برکت سے امتِ مسلمہ کو یہ امتیاز حاصل ہوا کہ اس نے محض عقیدت و محبت ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ منقولات کو تحقیق و تنقیح کے معیار پر بھی پرکھا، تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف صرف وہی بات منسوب کی جائے جو معتبر دلائل سے ثابت ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سراپا معجزہ اور مجمعِ کمالات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شمائل، خصائص، معجزات اور فضائل کے باب میں بے شمار صحیح اور مستند روایات کتبِ حدیث میں محفوظ ہیں۔ انہی فضائل میں سے ایک فضیلت آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارک کی خوشبو بھی ہے، جس کا ثبوت متعدد صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عرقِ مبارک کو مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار قرار دیا اور اس سے حصولِ برکت کو اپنے لیے سعادت سمجھا۔ تاہم اس باب میں بعض ایسی روایات بھی مشہور ہو گئی ہیں جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف درست نہیں۔ انہی میں ایک روایت وہ ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ گلاب کا پھول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوا۔ یہ روایت عوامی حلقوں میں خاصی شہرت رکھتی ہے، بلکہ بعض اوقات اسے حدیثِ نبوی سمجھ کر بلا حوالہ یا بلا تحقیق نقل بھی

کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ روایت کی قبولیت وعدمِ قبولیت کا مدار محض شہرت پر نہیں بلکہ اس کے ثبوت پر ہوتا ہے، اور یہی وہ معیار ہے جسے محدثینِ کرام نے ہمیشہ پیشِ نظر رکھا ہے۔

راقم نے جب اس روایت کے متعلق ائمۂ حدیث کے اقوال کا تتبع کیا تو معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں محدثینِ کرام نے واضح احکام صادر فرمائے ہیں اور روایت کی حقیقت کو کھول کر بیان کیا ہے۔ چنانچہ مناسب معلوم ہوا کہ اس موضوع پر منتشر مواد کو یکجا کر کے ایک مختصر مگر تحقیقی رسالہ مرتب کیا جائے، تاکہ اہلِ علم اور عام قارئین دونوں اس روایت کی اصل حیثیت سے آگاہ ہو سکیں۔

زیرِ نظر رسالہ "شفاءُ الصَّدْرِ بتحقیقِ حدیثِ الوَرْد" اسی مقصد کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں متعلقہ روایات کو ان کے مصادر کے ساتھ ذکر کرنے، ائمۂ جرح و تعدیل اور ناقدینِ حدیث کے اقوال پیش کرنے، اور روایت کی حدیثی حیثیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیق کا مقصد کسی صحیح فضیلت کا انکار نہیں، بلکہ محدثینِ کرام کے منہج کے مطابق ثابت اور غیر ثابت روایات کے درمیان امتیاز کو نمایاں کرنا ہے، تاکہ نسبتِ نبوی کے باب میں علمی امانت برقرار رہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس تحقیقی کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے ذخیرۂ آخرت بنائے، اور حق بات کو سمجھنے، قبول کرنے اور آگے پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

طالب دعا: افضل حسین عطاری مدنی دیناجپوری

(خادم الحدیث وعلومہ، احمد آباد، گجرات)

کیا گلاب کا پھول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوا ہے؟ ایک تحقیقی جائزہ

عوام کے درمیان یہ بات بطورِ حدیث مشہور ہے کہ گلاب کا پھول حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوا ہے، حالاں کہ اس مضمون کی کوئی حدیث ثابت نہیں۔ محدثینِ کرام نے اس باب میں وارد روایات کو موضوع و من گھڑت قرار دیا ہے۔ البتہ احادیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارک سے نہایت عمدہ خوشبو آتی تھی، لیکن اسے گلاب کے پھول کی تخلیق سے جوڑنا درست نہیں۔ مذکورہ روایت کے طرق و اسانید اور اس کے متعلق محدثینِ کرام کے اقوال درج ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

أسانيد

اس باب میں حضرت علی، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں۔

امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اللآلئ المصنوعة" میں مذکورہ روایت کی متعدد اسانید نقل فرمائیں اور ان پر حکم بھی بیان فرمایا۔ ان کی تفصیل درج ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حديث علي بن أبي طالب رضي الله عنه

(ابْن عدي) حَدَّثَنَا الْحَسَن بْن عَلِيّ الْعَدوي حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن صَدَقَة الْعَنْبَري ومُحَمَّد بْن تَمِيم وإِبْرَاهِيم بْن سُلَيْمَان قَالُوا حَدَّثَنَا مُوسَى بْن جَعْفَر عَن أَبِيهِ جَعْفَر عَن أَبِيه مُحَمَّد عَن أَبِيهِ عَلِيّ عَن أَبِيهِ الْحُسَيْن عَنْ أَبِيه عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَرْفُوعًا: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ سَقَطَ إِلَى الأَرْضِ مِنْ عَرَقِي فَنَبَتَ مِنْهُ الْوَرْدُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَشُمَّ رَائِحَتِي فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ، وَبِهِ ادَّهِنُوا بِالْبَانِ فَإِنَّهُ أَحْظَى لَكُمْ عِنْدَ نِسَائِكُمْ.

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی عدوی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: محمد بن صدقہ عنبری، محمد بن تمیم اور ابراہیم بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا، ان سب نے کہا: موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر سے، انہوں نے اپنے والد محمد سے، انہوں نے اپنے والد علی سے، انہوں نے اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے، اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے آسمان کی طرف معراج کرائی گئی، میرے پسینے کا کچھ حصہ زمین پر گرا، تو اس سے گلاب اُگ آیا۔ پس جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ گلاب کی خوشبو سونگھے۔ اور بان (ایک خوشبودار تیل) سے تیل لگایا کرو، کیونکہ یہ تمہاری بیویوں کے نزدیک تمہارے لیے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

(اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، ج2، ص233، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

حکم الحدیث:

مذکورہ روایت موضوع ہے، کیونکہ اس کی سند میں حسن بن علی عدوی موجود ہے، جس کے بارے میں محدثین نے شدید جرح فرمائی ہے، اور اس کے حق میں وضعِ حدیث سے متعلق اقوال منقول ہیں۔

ذیل میں حسن بن علی عدوی کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

الْحَسَن بْن عَلِيّ الْعَدوي:

هو الحسن بن علي بن زكريا بن صالح، أبو سعيد العدوي البصري الملقب بالذئب.

امام شمس الدین ذھبی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 748ھ) "میزان الاعتدال" میں تحریر فرماتے ہیں:

قال الدارقطني: متروك، وفرق بينه وبين سميه العدوي، فأما ابن عدي فقال: الحسن بن على بن صالح أبو سعيد العدوي البصري يضع الحديث.

وقال حمزة السهمي: سمعت أبا محمد الحسن بن علي البصري، يقول: أبو سعيد العدوي كذاب على رسول الله ﷺ يقول عليه ما لم يقل.

ترجمہ: امام دار قطنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "یہ متروک ہے۔"

اور انہوں نے اس راوی اور اس کے ہم نام عدوی راوی کے درمیان فرق بھی بیان فرمایا۔

رہا امام ابن عدی رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول، تو انہوں نے فرمایا: "حسن بن علی بن صالح ابو سعید عدوی بصری حدیث وضع (گھڑا) کرتا تھا۔"

اور امام حمزہ سہمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابو محمد حسن بن علی بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو سعید عدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جھوٹ باندھنے والا ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو آپ نے ارشاد نہیں فرمائیں۔"

(میزان الاعتدال، ج1، ص506، رقم الترجمة 1904، طبع: دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت، لبنان)

قال ابن حبان "يروى عن شيوخ لم يرهم ويضع على من رآهم الحديث".

وقال ابن عدي: يضع الحديث، ويسرق الحديث، ويلزقه على قوم آخرين، ويحدث عن قوم لا يعرفون، وهو متهم فيهم. . . وعامة ما حدث به العدوي إلا القليل موضوعات. وكنا نتهمه بل نتيقنه أنه هو الذي وضعها على أهل البيت وغيرهم". وقال: وقد جعله الدارقطني شخصين؛ حيث قال في الحسن بن صالح أبي سعيد البصري المسمى الذئب: "متروك". وكذا قال ابن ناصر القيسي. وقال: في الحسن بن علي العدوي: "وضع أسانيد ومتونا". واتهمه الخطيب بالوضع، وبسرقة الحديث.

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "یہ ایسے شیوخ سے روایت بیان کرتا ہے جنہیں اس نے دیکھا ہی نہیں، اور جن لوگوں سے اس نے ملاقات کی ہے ان کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کر دیتا ہے۔"

اور امام ابن عدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ حدیثیں گھڑتا ہے، حدیثیں چراتا ہے اور انہیں دوسرے لوگوں کی طرف چسپاں کر دیتا ہے۔ نیز ایسے لوگوں سے روایت بیان کرتا ہے جو معروف نہیں ہیں، اور ان کے بارے میں یہ خود بھی محلِّ اتہام ہے۔ عدوی نے جو روایات بیان کی ہیں، ان میں چند ایک کے علاوہ باقی سب موضوع و من گھڑت ہیں۔ ہم اس پر حدیث گھڑنے کا الزام لگاتے تھے، بلکہ ہمیں یقین تھا کہ اہلِ بیت اور دیگر لوگوں کی طرف منسوب یہ موضوع روایات اسی کی گھڑی ہوئی ہیں۔

مزید امام ابن عدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "امام دار قطنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے دو الگ اشخاص قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حسن بن صالح ابو سعید بصری، جو 'الذئب' کے لقب سے مشہور تھا، کے بارے میں فرمایا: 'یہ متروک ہے۔' اسی طرح ابن ناصر قیسی نے بھی یہی فرمایا۔"

اور حسن بن علی عدوی کے بارے میں فرمایا: اس نے اسانید اور متون گھڑے ہیں۔

مزید امام خطیب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس پر وضعِ حدیث اور سرقۂ حدیث کا حکم لگایا ہے۔ (زهر الفردوس، ج5، ص359، طبع: جمعية دار البر، دبی)

امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مذکورہ سند ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

مَوْضُوع: آفَتُهُ العَدَوِيّ وشيوخه لَا يعْرفُونَ.

یعنی: "یہ روایت موضوع و من گھڑت ہیں۔ ان کی آفت حسن بن علی عدوی اور اس کے شیوخ ہیں، کیونکہ یہ غیر معروف ہیں۔"

(اللآلئ المصنوعة فی الأحاديث الموضوعة، ج2، ص233، طبع: دار الكتب العلمية، بيروت)

حديث أنس رضي الله تعالى عنه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کے دو طرق ہیں:

الطريق الأول

(أَخْبَرَنَا) مُحَمَّد بْن نَاصِر أَنْبَأَنَا عَبْد المحسن بْن مُحَمَّد بْن عَلِيّ أَنْبَأَنَا أَحْمَد بْن عُمَر بْن روح النهرواني أَنْبَأَنَا القَاضِي أَبُو الْفرج الْمعَافِي بْن زَكَرِيّا حَدَّثَنَا اللَّيْث بْن مُحَمَّد بْن اللَّيْث المَرْوَزِيّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَن صعصعة بْن الْحُسَيْن الرقي حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن عَنْبَسَة بْن حَمَّاد حَدَّثَنَا أبي جَعْفَر بْن سُلَيْمَان عَنْ مَالك بْن دِينَار عَن أنس مَرْفُوعا: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ بَكَتِ الأَرْضُ مِنْ بَعْدِي فَنَبَتَ اللَّصَفُ مِنْ مَائِهَا فَلَمَّا أَنْ رَجَعْتُ قَطَرَ مِنْ عَرَقِي عَلَى الأَرْضِ فَنَبَتَ وَرْدٌ أَحْمَرُ أَلا مَنْ أَرَادَ أَنْ يَشُمَّ رَائِحَتِي فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ الأَحْمَر.

ترجمہ: مصنف اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب مجھے آسمان کی طرف معراج کرائی گئی تو میرے فراق میں زمین رو پڑی، چنانچہ اس کے پانی (آنسوؤں) سے اللَّصَف نامی پودا اُگ آیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو میرے پسینے کے قطرے زمین پر گرے، تو اس سے سرخ گلاب اُگ آیا۔ آگاہ رہو! جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ سرخ گلاب کی خوشبو سونگھے۔"

(اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، ج2، ص233، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

حکم الحدیث:

امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مذکورہ روایت کو موضوع قرار دیتے ہوئے، اس کی سند ذکر کرنے کے بعد فرمایا: مَوْضُوع: فِيهِ مجَاهِيل لَا يعْرفُونَ. یعنی یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے؛ اس کی سند میں ایسے مجہول راوی ہیں جو معروف نہیں ہیں۔ (اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، ج2، ص233، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

امام شمس الدین ذھبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

محمد بن عنبسة بن حماد عن أبيه بحديث «خلق الورد من عرقي» وهذا كذب بين.

محمد بن عنبسہ بن حماد نے اپنے والد کے واسطے سے "گلاب میرے پسینے سے پیدا کیا گیا" کے مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے، اور یہ صریح جھوٹ ہے۔

﴿میزان الاعتدال، ج3، ص676، رقم الترجمة 8029، طبع: دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت، لبنان﴾

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی فرمایا:

محمد بن عنبسة بن حماد عن أبيه بحديث «خلق الورد من عرقي» وهذا كذب بين.

محمد بن عنبسہ بن حماد نے اپنے والد کے واسطے سے "گلاب میرے پسینے سے پیدا کیا گیا" کے مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے، اور یہ صریح جھوٹ ہے۔

﴿لسان المیزان، ج5، ص331، رقم الترجمة 1096، طبع: دائرة المعرف النظامیة، الھند﴾

علامہ نور الدین ابن عراق الکنانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 963ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّد بن عَنْبَسَة بن حَمَّاد عَن أَبِيه بِخَبَر كذب.

محمد بن عنبسہ بن حماد نے اپنے والد سے ایک جھوٹی خبر روایت کی ہے۔

﴿تنزيه الشريعة، ج1، ص111، رقم الترجمة 230، طبع: دار الكتب العلمية، بيروت﴾

الطريق الثاني

(رواه ابو الحسين) ابن فَارس فِي كتاب الريحان. حَدَّثَنَا مكّيّ بْن بنْدَار حَدَّثَنَا الْحَسَن بْن عَبْد الْوَاحِد المقدسيّ حَدَّثَنَا هِشَام بْن عمار حَدَّثَنَا مَالك بْن أنس عَن الزُّهْرِيّ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: الْوَرْدُ الأَبْيَضُ خُلِقَ مِنْ عَرَقِي لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ، وَخُلِقَ الْوَرْدُ الأَحْمَرُ مِنْ عَرَقِ جِبْرِيلَ، وَخُلِقَ الْوَرْدُ الأَصْفَرُ مِنْ عَرَقِ الْبُرَاقِ.

ترجمہ: امام ابن فارس رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "الریحان" میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سفید گلاب شبِ معراج میرے پسینے سے پیدا کیا گیا، سرخ گلاب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پسینے سے پیدا کیا گیا، اور زرد گلاب براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا۔"

﴿اللآلئ المصنوعة فی الأحاديث الموضوعة، ج2، ص234، طبع: دار الكتب العلمية، بيروت﴾

حکم الحدیث:

مذکورہ روایت موضوع ہے، کیونکہ اس کی سند میں مکی بن بندار اور حسن بن عبد الواحد المقدسی موجود ہیں، جن کے بارے میں محدثین نے سخت جرح فرمائی ہے اور ان

کے حق میں وضعِ حدیث سے متعلق اقوال منقول ہیں۔

ذیل میں ان دونوں راویوں کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

(1) مكي بن بندار.

هو مكي بن بندار الزنجاني.

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ "لسان المیزان" میں فرماتے ہیں:

مكي بن بندار الزنجاني: متأخر، اتهمه الدارقطني بوضع الحديث.

مکی بن بندار زنجانی متأخرین میں سے ہے، اور امام دار قطنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے حدیث گھڑنے کا متہم قرار دیا ہے۔

﴿لسان المیزان، ج6، ص87، رقم الترجمة 310، طبع: دائرة المعرف النظامية، الهند﴾

(2) الحسن بن عبد الواحد المقدسيّ:

هو الحسن بن علي بن عبد الواحد.

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

الحسن بن علي بن عبد الواحد عن هشام بن عمار بخبر باطل رواه عنه مكي بن بندار نسبه الى جده وقد مر انتهى وهو ابن عبد الواحد انتهى قال ابن ناصر اتهم وروى حديثًا في الورد لا أصل له.

حسن بن علی بن عبد الواحد نے ہشام بن عمار سے ایک باطل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کو مکی بن بندار نے اس سے بیان کیا ہے اور اسے اس کے دادا کی طرف منسوب کیا

ہے، جبکہ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ درحقیقت وہ حسن بن عبد الواحد ہی ہے۔

امام ابن ناصر رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "وہ متہم ہے، اور اس نے گلاب کے بارے میں ایک ایسی حدیث روایت کی ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔"

﴿لسان المیزان، ج2، ص231، رقم الترجمة 990، طبع: دائرة المعرف النظامية، الهند﴾

امام شمس الدین ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

الحسن بن علي بن عبد الواحد عن هشام بن عمار بخبر باطل. رواه عنه مكي بن بندار.

حسن بن علی بن عبد الواحد نے ہشام بن عمار سے ایک باطل روایت نقل کی ہے، اور اس روایت کو مکی بن بندار نے اس سے روایت کیا ہے۔

﴿میزان الاعتدال، ج1، ص509، رقم الترجمة 1907، طبع: دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت، لبنان﴾

علامہ برہان الدین الحلبی الشافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 841ھ) فرماتے ہیں:

الحسن بن علي بن عبد الواحد المقدسي عن هشام بن عمار وعنه مكي بن بندار ذكر له بن الجوزي حديثًا في فضل الورد، ثمّ قال نتهم به المقدسي، فإنّه شيء ما رواه مالك ولا الزهري ولا أنس انتهى، وقال الحافظ الذهبي: عن هشام بن عمار بخبر باطل.

حسن بن علی بن عبد الواحد المقدسی نے ہشام بن عمار سے روایت کیا، اور اس سے مکی بن بندار نے روایت کیا۔

امام ابن الجوزی رحمۃُ اللہِ علیہ نے گلاب کی فضیلت کے بارے میں اس کی ایک روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "اس روایت کے بارے میں ہم نے مقدسی کو متہم قرار دیا، کیونکہ یہ ایسی روایت ہے جسے نہ امام مالک نے روایت کیا، نہ امام زہری نے، اور نہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔" انتہیٰ۔

اور حافظ ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "اس نے ہشام بن عمار سے ایک باطل روایت نقل کی ہے۔"

﴿الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث، ص93، رقم الترجمة 222، طبع: عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية، بيروت﴾

علامہ نور الدین ابن عراق الکنانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 963ھ) فرماتے ہیں:

الحسن بن علي بن عبد الواحد، وقد ينسب إلى جده القزويني عن هشام بن عمار اتهم بالوضع روى في خلق الورد خبرا باطلًا.

حسن بن علی بن عبد الواحد، جسے کبھی اپنے دادا کی نسبت سے قزوینی بھی کہا جاتا ہے، نے ہشام بن عمار سے روایت کیا۔ محدثین نے اسے وضعِ حدیث کا متہم قرار دیا ہے۔ اس نے گلاب کی تخلیق کے متعلق ایک باطل روایت بیان کی ہے۔

﴿تنزيه الشريعة، ج1، ص50، رقم الترجمة 44، طبع: دار الكتب العلمية، بيروت﴾

امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مذکورہ سند ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

بَاطِل الْمُتَهم بِهِ المقدسيّ (قلت) قَالَ ابْن عَسَاكِر فِي تَارِيخه بعد أَن أَخْرَجَهُ قَرَأت بِخَط عَبْد الْعَزِيز الكتاني قَالَ لي أَبُو النجيب عَبْد الْوَاحِد بْن عبد الله

الأرمومي: الْحَسَن بْن عَبْد الْوَاحِد مَجْهُول وَهَذَا حَدِيث مَوْضُوع وَضعه منْ لَا علم لَهُ وَركبهُ عَلَى هَذَا الْإِسْنَاد الصَّحِيح وقَالَ فِي اللِّسَان الْحَسَن بْن عَبْد الْوَاحِد قَالَ ابْن نَاصِر اتهمَ رَوَى حَدِيثا فِي الْورْد لَا أصل لَهُ وقَالَ فِي الْمِيزَان بَاطِل. والله أَعْلَم.

"یہ روایت باطل ہے، اور اس کا ذمہ دار حسن بن عبد الواحد مقدسی ہے۔" پھر مصنف نے فرمایا: امام ابن عساکر رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب "تاریخ دمشق" میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے عبد العزیز کتانی کے قلم سے لکھا ہوا پڑھا، انہوں نے کہا: ابو النَّجیب عبد الواحد بن عبد اللہ اُرموی نے مجھ سے فرمایا: "حسن بن عبد الواحد ایک مجہول شخص ہے، اور یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔ اسے کسی ایسے شخص نے گھڑا ہے جو علمِ حدیث سے ناواقف تھا، پھر اس نے اس من گھڑت متن کو اس صحیح سند کے ساتھ جوڑ دیا۔"

مزید مصنف فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے "لسان المیزان" فرمایا ہے: "حسن بن عبد الواحد کے بارے میں ابن ناصر نے فرمایا: اس پر (حدیث گھڑنے کا) الزام ہے، کیونکہ اس نے گلاب کے متعلق ایک ایسی روایت بیان کی ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔" اور امام ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے "میزان الاعتدال" میں اس روایت کے بارے میں فرمایا: یہ باطل ہے۔ واللہ أعلم۔

﴿اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، ج2، ص234، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت﴾

حديث عائشة رضي الله تعالى عنها

قَالَ ابْن فَارس: رَوَى هِشَام بْن عُرْوَة عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعا: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَشُمَّ رَائِحَتِي فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ الأَحْمَرَ»

ابن فارس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ سرخ گلاب کی خوشبو سونگھے۔"

حديث جابر رضي الله تعالى عنه

وروى أَحْمَد بْن مُحَمَّد بْن يَحْيَى بْن حَمْزَة البتلهي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدّه عَنِ الْأَعْمَشُ عَنِ ابْن الْمُنْكَدِر عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَشُمَّ رَائِحَتِي فَلْيَشُمَّ رَائِحَةَ الْوَرْدِ»

احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ البتلہی نے اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا، انہوں نے اعمش، انہوں نے ابن المنکدر، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ گلاب کی خوشبو سونگھے۔"

حکم الحدیث:

امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس مضمون کے تحت مروی تمام احادیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب "حسن المحاضرۃ" میں فرماتے ہیں:

مَا وَرَدَ فِي الْوَرْدِ: رُوِيَت فيه أَحاديث كلّها مَوْضُوعَةٌ.

ترجمہ: گلاب کے بارے میں مروی تمام احادیث موضوع (من گھڑت) ہیں۔

(حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاھرۃ، ج2، ص401، طبع: دار إحیاء الکتب العربیۃ)

اور مذکورہ سند میں موجود راوی احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ البتلہی الدمشقی کے بارے میں محدثین نے کلام فرمایا ہے۔ چنانچہ امام شمس الدین ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة البتلهي الدمشقي.

عن أبيه. له مناكير.

قال أبو أحمد الحاكم: فيه نظر.

وحدث عنه أبو الجهم المشغرائي ببواطيل، ومن ذلك: .... وله عن أبيه عن جده، عن الأعمش، عن ابن المنكدر، عن جابر يرفعه: «من أحب أن يشم رائحتي فليشم الورد».

احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ البتلہی الدمشقی نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، اور اس کی روایات میں منکرات پائی جاتی ہیں۔

امام ابو احمد حاکم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا: اس کے بارے میں کلام ہے۔

اور ابو الجہم المشغرائی نے اس سے بعض باطل روایات نقل کی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے:...اسی طرح اس نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابن المنکدر سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "جو شخص میری خوشبو سونگھنا پسند کرے، اسے چاہیے کہ گلاب کی خوشبو سونگھے۔"

(میزان الاعتدال، ج1، ص151، رقم الترجمة593، طبع: دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت، لبنان)

علامہ نور الدین ابن عراق الکنانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 963ھ) فرماتے ہیں:

أَحْمد بن مُحَمَّد بن يحيى بن حَمْزَة البتلهي الدِّمَشْقِي أَتَى بِخَبَر بَاطِل اتهمه بِهِ الذَّهَبِيّ.

احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ البتلہی الدمشقی نے ایک باطل روایت بیان کی ہے، جس کی بنا پر امام ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان پر تہمت لگائی ہے۔

(تنزیہ الشریعة، ج1، ص34، رقم الترجمة220، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

أقوال الأئمة

(1) علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1162ھ) اپنی کتاب "کشف الخفاء" میں اس مضمون کی روایات کے متعلق رقم طراز ہیں:

«إنّ الورد خلق من عرق النبي ﷺ أو من عرق البراق» قال النووي: لا يصح، وقال الحافظ ابن حجر: موضوع، وسبقه ابن عساكر، وهو في مسند الفردوس للديلمي عن أنس رفعه بلفظ الورد الأبيض خلق من عرقي ليلة المعراج، والورد الأحمر خلق من عرق جبريل، والورد الأصفر خلق من عرق البراق، وسنده فيه مكي الزنجاني اتهمه الدارقطني بالوضع، ورواه أبو الفرج النهرواني في كتابه الجليس الصالح عن أنس رفعه بلفظ لما عرج بي إلى السماء بكت الأرض من بعدي تَحِّنُ فنبت اللَّصَف من بكائها فلما رجعت قطر من عرقي على الأرض فنبت

وردا أحمر ألا من أراد أن يشم رائحتي فليشم الورد الأحمر، ثم قال أبو الفرج: المذكور اللصف الكبر انتهى، وأقول: اللصف بفتح اللام والصاد المهملة وبالفاء مبتدأ خبره الكبر بفتح الكاف الموحدة وبالراء، قال: في الصحاح في باب الراء الكبر اللصف وقال: في باب الفاء اللصف بالتحريك شئ ينبت في أصول الكبر كأنه خيارة وهو أيضا جنس من التمر انتهى فليتأمل، وقال أبو الفرج: أيضًا وروينا معناه من طرق لكن حضرنا هذا فذكرناه، ورواه أبو الحسين بن فارس اللغوي في الراح والريحان له عن مكي،

وهو متهم بالوضع كما تقدم، ورواه ابن فارس أيضًا عن عائشة مرفوعًا من أراد أن يشم رائحتي فليشم الورد الأحمر، وقال الحافظ السيوطي في حسن المحاضرة، وروى فيه أحاديث كلّها موضوعة: منها حديث علي مرفوعًا لمّا أسري بي إلى السماء سقط إلى الأرض من عرقي فنبت منه الورد فمن أحب أن يشم رائحتي فليشم الورد، رواه ابن عدي في كامله، ومنها حديث أنس مرفوعًا، وذكر الحديث المُعزّى لمسند الفردوس، ثم قال: والحديثان أوردهما ابن الجوزي في الموضوعات ونص على وضع حديث أنس أيضا الحافظ الكبير القاسم بن عساكر، وقال النجم: والحديث بجميع طرقه لا يصح انتهى، ومن ذلك خلق الله الورد من بهائه وجعل رائحته رائحة أنبيائه فمن أراد أن ينظر إلى بهاء الله تعالى ويشم رائحة أنبيائه فلينظر إلى الورد فاعرفه.

ترجمہ: ”بے شک گلاب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینے سے پیدا کیا گیا، یا بُراق کے پسینے سے“ اس کے بارے میں امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ یہ صحیح نہیں ہے، اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے موضوع قرار دیا، اور ان سے پہلے ابن عساکر علیہ الرحمہ بھی یہی کہہ چکے ہیں۔

یہ روایت مسند الفردوس میں حضرت انس بن مالک سے مرفوعًا اس لفظ کے ساتھ مروی ہے کہ: ”سفید گلاب معراج کی رات میرے پسینے سے پیدا ہوا، سرخ گلاب جبرائیل کے پسینے سے، اور زرد گلاب بُراق کے پسینے سے۔“ اس کی سند میں ”مکی زنجانی“ نامی راوی ہے، جس پر امام دار قطنی نے وضع (حدیث گھڑنے) کا الزام لگایا ہے۔ اسی طرح ابو الفرج

نہروانی نے اپنی کتاب "الجلیس الصالح" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ: "جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میرے بعد زمین روئی، اس کے رونے سے لَصَف نامی پودا اُگا۔ پھر جب میں واپس آیا تو میرے پسینے کے قطرے زمین پر گرے، جن سے سرخ گلاب پیدا ہوا۔ پس جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ سرخ گلاب کو سونگھے۔" پھر ابو الفرج نے کہا کہ "لَصَف" سے مراد "کبر" (ایک پودا) ہے۔ مصنف کہتے ہیں: لَصَف (لام اور صاد کے فتحہ کے ساتھ) ایک لفظ ہے جس کا معنی "کبر" ہے۔ "صحاح" لغت میں بھی ذکر ہے کہ "کبر" کو لصف کہا جاتا ہے، اور یہ ایک پودا ہے جو کبر کی جڑوں میں اگتا ہے، گویا کھیرے کی طرح ہوتا ہے، اور یہ کھجور کی ایک قسم بھی ہے۔ اس پر غور کرنا چاہیے۔ ابو الفرج مزید کہتے ہیں کہ ہم نے اس مفہوم کی روایات مختلف طرق سے بھی روایت کی ہیں، لیکن اس وقت یہی روایت ہمارے پیش نظر ہے، اس لیے ہم نے اسے ذکر کر دیا۔ اسی روایت کو ابن فارس نے بھی اپنی کتاب "الراح والریحان" میں مکی کے واسطے سے نقل کیا ہے، اور وہ (مکی) جیسا کہ پہلے گزرا، وضع کا متہم ہے۔ ابن فارس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے کہ: "جو میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ سرخ گلاب کو سونگھے۔" اور امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "حسن المحاضرۃ" میں فرمایا کہ اس بارے میں جتنی بھی احادیث مروی ہیں، سب کی سب موضوع ہیں۔ ان میں سے ایک روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ہے: "جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میرے پسینے سے زمین پر گلاب اُگا، پس جو میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ گلاب کو سونگھے۔" اسے ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں روایت کیا ہے اور ایک روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے (جس کا ذکر مسند الفردوس کے

حوالے سے ہوا)، پھر امام سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کو ابن الجوزی نے "الموضوعات" میں ذکر کیا ہے، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کے موضوع ہونے کی تصریح قاسم بن عساکر نے بھی کی ہے۔

اور النجم نے کہا کہ یہ حدیث اپنی تمام طرق کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ اسی قبیل سے یہ روایت بھی ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے گلاب کو اپنے حسن سے پیدا کیا، اور اس کی خوشبو کو انبیاء کی خوشبو بنایا۔ پس جو اللہ کے حسن کو دیکھنا اور انبیاء کی خوشبو سونگھنا چاہے، وہ گلاب کو دیکھے۔" اس کو بھی (موضوع ہونے کے طور پر) پہچان لو۔

(کشف الخفاء، ج1، ص285، طبع: مکتبۃ القدسی)

(2) حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1014ھ) "الاسرار المرفوعہ" میں فرماتے ہیں:

الْوَرْدُ الْأَبْيَضُ خُلِقَ مِنْ عَرَقِي، وَالْأَحْمَرُ مِنْ عَرَقِ جِبْرِيلَ، وَالْأَصْفَرُ مِنْ عَرَقِ بُرَاقِي.

مَذْكُورٌ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَغَيْرِهِ، فَقَالَ النَّوَوِيُّ' لَا يَصِحُّ، وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّهُ مَوْضُوعٌ.

قُلْتُ: وَكَذَا ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي تَرْجَمَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ صَالِحٍ الْعَدَوِيِّ الْبَصْرِيِّ الْمُلَقَّبُ بِالذِّئْبِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ عليه الصلاة والسلام، قَالَ: «لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ عَرَقِي فَنَبَتَ مِنْهُ الْوَرْدُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَشُمَّ رَائِحَتِي فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ» مَوْضُوعٌ.

ترجمہ: "سفید گلاب میرے پسینے سے پیدا کیا گیا، سرخ گلاب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد گلاب میرے براق کے پسینے سے۔"

یہ روایت مسند الفردوس وغیرہ میں مذکور ہے۔ امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "یہ روایت صحیح نہیں۔" جبکہ دیگر اہلِ علم نے اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ امام ابنِ عدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی حسن بن علی بن زکریا بن صالح العدوی البصری الملقب بالذئب کے ترجمہ میں حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے مروی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "جس رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، میرے پسینے میں سے کچھ زمین پر گرا، تو اس سے گلاب اُگ آیا۔ پس جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے، وہ گلاب سونگھے۔"

پھر اسے موضوع قرار دیا ہے۔

(الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة، ص 377، طبع: دار الأمانة، مؤسسة الرسالة، بیروت)

(3) محمد بن محمد درویش، الحوت الشافعي رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1277ھ) "اسنی المطالب" میں فرماتے ہیں:

إِن الْوَرْد خلق من عرق النَّبِي أَو عرق الْبراق مَوْضُوع، قَالَه ابْن عَسَاكِر وَالنَّوَوِيّ وَابْن حجر.

ترجمہ: یہ روایت کہ "گلاب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینے سے یا بُراق کے پسینے سے پیدا کیا گیا" موضوع ہے۔ اس بات کو ابن عساکر، امام نووی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ المبین نے بیان کیا ہے۔ (أسنی المطالب، ص 85، طبع: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(4) امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 911ھ) نے اپنی کتاب "الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة" (صفحہ 219) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

مزید اپنی کتاب "حسن المحاضرة" میں فرماتے ہیں:

مَا وَرَدَ فِي الْوَرْدِ: رُوِيَت فيه أَحاديث كلّها مَوْضُوعَةٌ.

ترجمہ: گلاب کے بارے میں مروی تمام احادیث موضوع (من گھڑت) ہیں۔

(حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة، ج2، ص401، طبع: دار إحياء الكتب العربية)

(5) امام ابو احمد ابن عدی جرجانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 365ھ) نے "الكامل في ضعفاء الرجال" (ج3، ص202) میں اس روایت کو سند کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد اس کے موضوع ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

(6) امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 852ھ) نے اپنی کتاب "لسان المیزان" (ج3، ص66) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

(7) علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 902ھ) نے اپنی کتاب "المقاصد الحسنة" (ص216) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

(8) محدثِ گجرات، حضرت علامہ محمد طاہر پٹنی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 986ھ) نے بھی اپنی کتاب "تذكرة الموضوعات" (ص161) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

(9)علامہ احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 923ھ) نے اپنی کتاب "المواهب اللدنية" (ج2، ص90) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

(10) علامہ محمد بن خلیل قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1305ھ) نے اپنی کتاب "اللؤلؤ المرصوع" (صفحہ 58) میں اس روایت کے موضوع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

(11)حضرت شیخ محقق علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1052ھ) "مدارج النبوۃ" میں تحریر فرماتے ہیں:

بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ ایک اور جگہ مروی ہے آپ نے فرمایا: گل سفید یعنی چنبلی میرے پسینے سے شب معراج پیدا ہوئے، گل سرخ گلاب جبریل علیہ السلام کے پسینہ سے اور گل زرد یعنی چمپا براق کے پسینہ سے، نیز مروی ہے کہ فرمایا معراج سے واپسی پر میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو اس سے گلاب کی روئیدگی ہوئی جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب میرے پسینے کا قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اور گلاب کے پھول کو اگایا لیکن محدثین ان حدیثوں کو اپنی ان اصطلاحوں کے بموجب جو وہ رکھتے ہیں کلام کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد 1، صفحہ 41، مطبوعہ: شبیر برادرز لاہور)

(12)اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، امیر المومنین فی الحدیث، حضرت علامہ مولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1340ھ) "فتاویٰ رضویہ" میں "مجمع بحار

الانوار" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

یہ حدیث کہ جس نے پھُول سُونگھا اور مجھ پر درود نہ بھیجا اُس نے مجھ پر ظلم کیا باطل وکذب ہے ایسی ہی وہ حدیث جو گلاب کا پھُول سُونگھنے میں آئی۔ الخ۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد5، ص568، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(13) شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: بعض ایسی روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینۂ مبارکہ کا قطرہ زمین پر تشریف لایا تو اس سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ اکثر محدثین کرام رحمہم اللہ السلام نے ان روایات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں موضوع (یعنی من گھڑت) قرار دیا ہے۔

(ملفوظاتِ امیر اہلسنت، جلد1، قسط13، صفحہ237، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

نتیجة البحث

مذکورہ تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی کہ گلاب کے پھول کی تخلیق کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، حضرت جبریل علیہ السلام یا براق کے پسینے سے منسوب کرنے والی روایات قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ امام ابن الجوزی، امام ذہبی، امام ابن حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی اور دیگر محدثینِ کرام نے ان روایات پر کلام کرتے ہوئے انہیں موضوع و باطل قرار دیا ہے۔ لہٰذا گلاب کے پھول کی تخلیق کے متعلق مذکورہ روایات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف انتساب درست نہیں، بلکہ ایسی روایات کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جانب منسوب کرنے سے احتراز ضروری ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم و رسولہ أعلم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مآخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة	الإمام جلال الدین السیوطی	دار الکتب العلمیة بیروت
میزان الاعتدال	الإمام شمس الدین الذهبی	دار المعرفة، بیروت لبنان
زهر الفردوس	الإمام أحمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر العسقلانی	جمعیة دار البر، دبی
لسان المیزان	الإمام أحمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر العسقلانی	دائرة المعرف النظامیة الهند
تنزیه الشریعة	العلامة نور الدین ابن عراق الکنانی	دار الکتب العلمیة بیروت
الکشف الحثیث	برهان الدین الحلبی الشافعی	مکتبة النهضة العربیة، بیروت
حسن المحاضرة	الإمام جلال الدین السیوطی	دار إحیاء الکتب العربیة
الأسرار المرفوعة	العلامة ملا علی قاری	مؤسسة الرسالة بیروت
أسنی المطالب	العلامة محمد بن محمد درویش الحوت الشافعی	دار الکتب العلمیة بیروت
المقاصد الحسنة	الإمام شمس الدین السخاوی	دار الکتاب العربی بیروت
تذکرة الموضوعات	العلامة محمد طاهر بن علی الصدیقی الهندی الفَتَّنِی	إدارة الطباعة المنیریة

اللؤلؤ المرصوع	العلامة محمد بن خليل القاوقجی الطرابلسی الحنفی	دار البشائر الإسلامية بيروت
المواهب اللدنية	العلامة أحمد بن محمد القسطلانی	المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر
مدارج النبوة	العلامة شيخ عبد الحق المحدث الدهلوی	شبير برادرز لاهور
ملفوظات أمير اهل سنت	العلامة الياس العطار القادری	المكتبة المدينة



Al-Madinatul ilmiya
— DAWATEISLAMI INDIA —